شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خانؒ کا ایک گراں قدر مکتوب

مولانا عبدالاول
سابق مسئول وفاق المدارس

بزرگان دین اور اولیاء اللہ، آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات کا صحیح نقشہ نمونہ اور عملی تصویر ہوا کرتے ہیں اسلئے ان کے اقوال وافعال اور ارشادات ومکتوبات میں وہی جلوے اور جھلکیاں دکھائی دیتی ہیں جو قدرت نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں امانت اور ودیعت کر رکھی تھیں اور ان کی ایک ایک بات اور ایک ایک جملہ تشنگان ہدایت کے لئے آب حیات اور آب کوثر ہوا کرتا ہے، ان کی محفل اور صحبت میں تھوڑی دیر کے لئے بیٹھنا ان کی ہم نشینی اور ہم جلیسی اختیار کرنا، سو سالہ بے ریا عبادت سے بہتر ہے اور چونکہ یہ بزرگ ہستیاں ہمیشہ تو نہیں رہتیں تا کہ ان کی رشد وہدایت کی ضیا پاشیوں سے انسانیت منور ہوتی رہے، اس لئے ان کے فرمودات کے بکھرے ہوئے موتیوں کو جمع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور انہیں کتابی شکل دیا جاتا ہے، تا کہ آئندہ نسل ان سے مستفید ہو، ان بزرگ ہستیوں میں سے ہمارے مربی، محسن ومرشد شیخ الحدیث ومتبع سنت حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب رحمہ اللہ کا وجود مسعود بھی تھا۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان خصوصا اور ممتاز دینی درسگاہ جامعہ فاروقیہ آپ کی دینی خدمات کا ایک نمونہ ہے۔ آپ کے وجود مبارک کی برکت سے پاکستان کے ہزاروں علماء کرام اور محدثین عظام کو ایک لڑی میں پرویا گیا، ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں خواتین آپ کی نگرانی میں چلنے والے مدارس کی برکت سے آفات وفتن سے محفوظ رہی۔ مسلمانوں کی سینکڑوں بچیاں اسلامی حصار میں شیطان کے حملوں سے محفوظ رہ کر اسلامی علوم سیکھ رہی ہیں، آپ کی ذات مجمع البحرین تھی۔

راقم الحروف 1997ء میں آپ کی للّٰہیت سے اس وقت انتہائی متاثر ہوا جب آپ ختم بخاری شریف کے موقع پر آخری حدیث کے درس کے لئے تشریف فرما ہوئے، پورے مجمع کے سامنے دیر تک سر جھکائے روتے رہے اس کے بعد جو فرامین سنے، انتہائی موثر تھے۔ دوسری مرتبہ 2006ء میں اتحاد المدارس العربیہ کے آپریشن پر از خود فون کر کے مبارکباد دی اور ساتھ فرمایا ”عبدالاول! ڈٹے رہو، ہم آپ کی پشت پر کھڑے ہیں“۔ اس کے بعد مسلسل رابطہ اور وفاق کے اجلاسات میں زیارت کا شرف حاصل ہوتا رہا۔ قدم قدم پر یقیناً حوصلہ افزائی فرماتے رہے، وفاق

المدارس کی مسئولیت بھی آپ کی خصوصی شفقت تھی اور دو دفعہ تشکیل نو کے بعد تیسری بار جب مسئولین کی تشکیل نو میں بندہ کا نام نہیں آیا تو ضلع صوابی کے ارباب مدارس کے اصرار پر تیسری بار مسئولیت دینے کے مطالبے پر باوجود پیرانہ سالی کے ارباب مدارس کے نام از خود خط لکھا جو کہ قارئین کے لیے بہت سارے مفید نکات کا خزینہ ہے، ذیل میں حضرت شیخ صاحبؒ کا وہ خط پیش کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت ارباب مدارس صوابی زیدت معالیکم ووفقکم لما یحب ویرضیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ...... مولانا عبدالاول زید مجدھم کے حوالے سے آپ کا مکتوب ملا جو مولانا موصوف کی خدمات کا آئینہ دار ہے اور ان کی خدمات کے پیش نظر آپ حضرات کی رائے یہ ہے کہ مولانا عبدالاول ہی کو بطور مسؤل برقرار رکھا جائے۔ گزارش یہ ہے کہ وفاق مولانا موصوف کی خدمات کا معترف اور اقراری ہے، اللہ تعالیٰ ان کو ان خدمات کا بہترین اجر عطا فرماوے آمین ثم آمین۔ لیکن یہ حقیقت پیش نظر رہنی چاہیے کہ وفاق میں صدارت، نظامت علیا، مسؤلیت، عاملہ کی رکنیت یا معتمد کا منصب ہمیشہ کے لیے نہیں ہوتا۔ صدر اور ناظم اعلیٰ کا تقرر بھی پانچ سال ہی کے لیے ہوتا ہے، اور اس کے بعد ان عہدوں میں تبدیلی ممکن ہوتی ہے جبکہ دو مرتبہ پہلے انتخابی اجلاسوں میں صدر اور ناظم اعلیٰ نے استعفا پیش کیا اور اجلاس سے استدعا کی کہ ہمیں اجازت دی جائے اور متبادل کا انتظام کیا جائے لیکن متفقہ طور پر یہ درخواست منظور نہ کی گئی اور صدر و ناظم اعلیٰ کو ان عہدوں کے لیے مجبور کیا گیا...... مقصد یہ بتانا ہے کہ کوئی بھی منصب ہمیشہ کے لئے نہیں ہوتا، منصب کی تبدیلی معمول کی کاروائی ہوتی ہے، اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ جس شخص کو کسی خدمت سے سبکدوش کیا گیا ہے، اس کی خدمات کا اعتراف نہیں کیا گیا۔ یہ بجا ہے کہ اس طرح کی کاروائی وفاق کے اعلیٰ وارفع مقاصد کے منافی عمل کی وجہ سے بھی ہوتی ہے لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا...... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ عراق وشام کے فاتح ہیں، نصاریٰ ومجوس کے اقتدار اور غلبے کو انہوں نے تہس نہس کر دیا، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان کو معزول کر دیا تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے یا دوسرے مجاہدین نے کوئی احتجاج نہیں کیا اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دوسرے صحابی کو سپہ سالار مقرر کیا، ان کی کمان میں جہاد کا عمل جاری رہا اور فتوحات کا سلسلہ بھی قائم رہا۔ تمام مدارس وفاق سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ انہیں بھی خدمت کا موقع دیا جائے اس لئے کوشش کی جاتی ہے کہ ممکنہ حد تک اسکی رعایت کی جائے۔

احقر آخر میں پھر مولانا عبدالاول کی خدمات، ایثار اور مساعی جمیلہ پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

سلیم اللہ خان

25 ربیع الاول 1433 ہجری، 18 فروری 2012

جامعہ فاروقیہ کراچی